O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts **May/June 2010**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

5488807514

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **one** question from **each** section.
One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل ، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے ایک سوال اقتباس سے متعلق اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں۔[ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کا پیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے منسلک کر دیں۔

This document consists of **6** printed pages and **2** blank pages.

© UCLES 2010

UNIVERSITY of CAMBRIDGE
International Examinations

https://xtremepape.rs/

Section 1: Poetry

حصہ غزل

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ
وہ ادب گہِ محبت ، وہ نگہ کا تازیانہ
یہ بتانِ عصرِ حاضر کہ بنے ہیں مدرسے میں
نہ ادائے کافرانہ ، نہ تراشِ آذرانہ
نہیں اُس کھلی فضا میں کوئی گوشہ فراغت
یہ جہاں عجب جہاں ہے، نہ قفس نہ آشیانہ
رگِ تاک منتظر ہے تری بارشِ کرم کی
کہ عجم کے مے کدوں میں نہ رہی مے مغانہ
مرے ہم صفیر اسے بھی اثرِ بہار سمجھے
انہیں کیا خبر کہ کیا ہے یہ نوائے عاشقانہ

سوال نمبر 1:

(ا) ماضی کی یادیں اجاگر کرنے میں شاعر کس حد تک کامیاب ہوا ہے؟ اوپر دی گئی غزل کے حوالے سے وضاحت کیجیے۔ [10]

(ب) ''علامہ اقبال نے عہدِ غلامی میں اپنی شاعری کے ذریعہ جدوجہد اور عمل کی راہ دکھائی اور مسلمانوں میں احساسِ شکست ختم کرنے کی کوشش کی'' نصاب میں شامل اقبال کی غزلوں کے حوالے سے اس بیان پر تبصرہ کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 2۔

محبت میں ناکامی، محبوب کے ظلم وستم، محبوب کا وعدہ وفا نہ کرنا اور ناصح کی نصیحتیں۔ یہ تمام وہ کیفیات ہیں جن کے بغیر عشقیہ شاعری نامکمل ہے۔ نیچے دیے گئے کسی دو شعراء کی شاملِ نصاب غزلوں کے حوالے سے اس بیان پر بحث کیجیے اور بتائیے کہ یہ شاعر کس حد تک اپنا مقصد بیان کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

مرزا غالب۔ مومن خان مومن۔ ناصر کاظمی [25]

https://xtremepape.rs/

نظم

ہم نشیں کہتا ہے کچھ پروا نہیں مذہب گیا
میں یہ کہتا ہوں کہ بھائی یہ گیا تو سب گیا
نیشنل فیلنگ تو ہم میں کبھی تھی ہی نہیں
اتحادِ دیں فقط باقی رہا تھا ، اب گیا
ہے عقیدوں کا اثر اخلاقِ انساں پر ضرور
اُس جگہ کیا چیز ہوگی وہ اثر جب دب گیا
پیٹ میں کھانا زباں پر کچھ مسائل ناتمام
قوم کے معنی گئے اور روح کا مطلب گیا
منقلب ہوتے ہیں پیہم طالب العلموں کے کورس
کورس بھی رخصت ہوا اس کا زمانہ جب گیا
اتحادِ معنوی ان میں برائے نام ہے
دیکھتے ہو اِک گروہ اِک راہ ہو کر کب گیا

سوال نمبر 3۔

(ا) اکبرالہ آبادی اپنی نظم میں مشرقی اور مغربی روایات کے بارے میں اپنے خیالات کے اظہار میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ تفصیل سے لکھیے۔ [10]

(ب) اکبرالہ آبادی کی شاعری کی وہ کون سی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے آج بھی اُن کی شاعری انتہائی مقبول ہے؟ [15]

سوال نمبر 4۔ ''نظیر اکبر آبادی کی نظمیں پڑھنے پر کسی سرسبز و شاداب جزیرہ کی سیاحت کا احساس ہوتا ہے۔ جہاں مناظر دیدہ زیب ہیں اور موسم دلکش ہے'' شاعر اپنے پڑھنے والے کے دل میں یہ احساسات کیسے پیدا کرتا ہے۔ [25]

https://xtremepape.rs/

Section 2: Prose

حصہ نثر

یہ لیجیے، سامنے ہی کے مکان میں کسی صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ کوئی بڑے شخص ہیں۔ سینکڑوں آدمی جمع ہیں۔ موٹریں بھی ہیں، گاڑیاں بھی ہیں۔ غریب بھی ہیں، امیر بھی ہیں۔ بیچارے غریب تو اندر جا بیٹھے ہیں، کچھ پڑھ بھی رہے ہیں۔ جتنے امیر ہیں وہ یا تو اپنی اپنی سواریوں میں بیٹھے ہیں یا دروازے میں کھڑے سگریٹ پی رہے ہیں۔ جو غریب آتا ہے، وہ سلام کرتا ہوا اندر چلا جاتا ہے۔ جو امیر آتا ہے وہ ان باہر والوں ہی میں مل کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ پہلا سوال یہی ہوتا ہے؟ ''کیا مر گئے؟ بھئی ہمارے تو بڑے دوست تھے۔'' اتنا کہا اور اپنی جیب سے سگریٹ کا بکس یا پانوں کی ڈبیا نکالی۔ لیجیے تعزیت ختم ہوئی اور رنج دلی کا اظہار ہو چکا۔ اب دنیا بھر کے قصے چھڑے۔ ایک دوسرے سے نہ ملنے کی شکایت ہوئی۔ دفتر کی کاروائیاں دریافت کی گئیں۔ ملک کی خبروں پر رائے زنی ہوئی۔ غرض اس بات چیت کا یہاں تک سلسلہ پہنچا کہ مکان سے جنازہ نکل آیا۔ یہ دیکھتے ہی دروازے کی بھیڑ چھٹ گئی۔ کچھ اِدھر ہو گئے کچھ اُدھر۔ آگے آگے جنازہ ہے۔ اس کے پیچھے پیچھے یہ سب لوگ ہیں۔ ابھی چند قدم ہی چلے ہوں گے کہ ان ساتھ والوں میں تقسیم ہونی شروع ہوئی اور چپ چاپ اس طرح ہوئی کہ کسی کو معلوم بھی نہ ہوا کہ کب ہوئی اور کیونکر ہوئی۔ جن کو پیچھے رہنا تھا، انہوں نے چال آہستہ کر دی، جنہیں ساتھ جانا تھا، وہ ذرا تیز چلے۔ غرض ہوتے ہوتے یہ ساتھ والے تین حصوں میں بٹ گئے۔ آگے تو وہ رہے جو مرنے والے کے عزیز تھے یا جن کو جنازہ اٹھانے کے لیے اجرت پر بلایا گیا تھا۔ اس کے پیچھے وہ لوگ رہے جن کے پاس یا تو سواریاں نہ تھیں یا شرما شرمی پیدل ہی جانا مناسب سمجھتے تھے۔ آخر میں وہ طبقہ ہوا جو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتا ہٹتا اپنی سواریوں تک پہنچ گیا اور ان میں سوار ہو گیا۔

سوال نمبر 5۔

(ا) مرزا فرحت اللہ بیگ نے عبارت میں معاشرے کی طبقاتی تقسیم پر بہت خوب صورت انداز میں مزاح نگاری کی ہے۔ آپ اس بات سے کس حد تک متفق ہیں؟ اپنی رائے کا اظہار عبارت کی روشنی میں کیجیے۔ [10]

(ب) مردہ بدستِ زندہ ایک آئینہ ہے جس میں مصنف نے ہمارا سماجی چہرہ دکھایا ہے۔ مصنف ہمارے معاشرے کی عکاسی کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ [15]

سوال نمبر 6۔

''سعادت حسن منٹو کے افسانوں میں ہر کردار اپنے حقیقی رنگ میں نظر آتا ہے''۔ افسانہ ''نیا قانون'' کے حوالے سے اس بیان پر تفصیلی بحث کیجیے۔ [25]

https://xtremepape.rs/

ناول مراۃ العروس

کیا وجہ کہ شادی بیاہ ایسے چاؤ سے ہوتا ہے اور چوتھی کے بعد ہی بہو سے ساس نندوں کا بگاڑ شروع ہو جاتا ہے؟ یہ مضمون غور کے قابل ہے۔

بیاہ کے پہلے تک لڑکا ماں باپ میں رہا اور صرف ان ہی کے ساتھ اس کو تعلق تھا، ماں باپ نے اس کو پرورش کیا، اور یہ توقع کرتے رہے کہ بڑھاپے میں ہماری خدمت کرے گا۔ بیاہ کے بعد بہو ڈولی سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگتی ہے کہ میاں آج ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ پس لڑائی ہمیشہ بہوؤں کی طرف سے شروع ہوتی ہے۔ اگر بہو کنبے میں مل کر رہے اور کبھی ساس کو معلوم نہ ہو کہ بیٹے کو ہم سے چھڑانا چاہتی ہے تو ہرگز فساد پیدا نہ ہو۔ یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ بیاہ کے بعد ماں باپ کے ساتھ تعلق چندروزہ ہے۔ آخر گھر الگ ہوگا، میاں بی بی جدا ہو کر رہیں گے۔ دنیا میں یہی ہوتی آئی ہے۔ لیکن نہیں معلوم کم بخت بہوؤں میں بے صبری کہاں کی پڑ جاتی ہے کہ جو کچھ ہونا ہوا سی دم ہو جائے۔ بہوؤں میں ایک عیب چغلی کا ہوتا ہے جو بنیادِ فساد ہے۔ وہ یہ کہ سسرال کی ذرا ذرا بات آکر ماں سے لگاتی ہیں اور مائیں خود بھی کھود کر پوچھا کرتی ہیں۔ لیکن اس کہنے اور پوچھنے سے سوائے اس کے لڑائیاں پڑیں اور جھگڑے کھڑے ہوں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بعض بہوئیں اس طرح کی مغرور ہوتی ہیں کہ سسرال میں کیسا ہی اچھا کھانا، اور کیسا ہی اچھا کپڑا ان کو ملے، ہمیشہ حقارت سے دیکھتی ہیں۔ ایسی باتوں سے میاں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ اصغری! اس کی تم کو بہت احتیاط چاہیے۔ سسرال کی ہر ایک چیز قابلِ قدر ہے اور تم کو ہمیشہ کھانا کھا کر اور کپڑے پہن بشاشت ظاہر کرنی چاہیے جس سے معلوم ہو کہ تم نے پسند کیا۔

سوال نمبر 7۔

(ا) ''اصغری کے نام لکھا گیا دوراندیش خان کا خط آج کل کی نئی نویلی دلہن کے لیے بھی ایک نصیحت ہے'' آپ اس بیان سے کس حد تک متفق ہیں۔ [10]

(ب) دوراندیش خان نے جو خط اصغری کو لکھا اُس طرح کا خط اکبری کے لیے کیوں نہیں لکھا؟ وہ کیا حالات اور واقعات تھے جن کی بنا پر انھوں نے اکبری کو اس طرح کا خط نہیں لکھا؟ اپنی رائے کا اظہار تفصیل سے کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 8۔

مراۃ العروس کے ذریعے معاشرے کی اصلاح اور خاص طور پر عورتوں کے لیے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کا کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ بحث کیجیے۔ [25]

© UCLES 2010

https://xtremepape.rs/

دستک نہ دو

’’تم مجھ سے یوں جدا ہو جاؤ گی گیتی! میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ تم چلی گئیں اور زندگی بالکل سونی ہو گئی۔ تم اپنے اُول جلوُل پن سے کمرہ الٹ دیا کرتی تھیں اور بڑی ہما ہمی سے میری ہر ایک چیز استعمال کر لیا کرتی تھیں تو میں تم سے لڑا کرتی تھی۔ لیکن اب تو دِل بُری طرح چاہتا ہے کہ تم سارہ کمرہ الٹ دو۔ غسل خانے میں بے ترتیبی سے کپڑے پھیلا جاؤ اور وقت پر مجھے پنسل ملے اور نہ قلم۔ پہلے تم مجھے اپنی عادتوں کی وجہ سے ہر دم بے سکون رکھتی تھیں لیکن گیتی! میں نے اس سکون کی کب خواہش کی تھی۔

’’مجھے معلوم ہے کہ تم گھر بھر سے روٹھ کر یہاں سے گئی ہو۔ تم نے اپنے خط میں بھی یہی لکھا ہے کہ اماں بیگم اور صولت آپا نے مجھے جو دکھ دیا ہے اس کو میں کبھی معاف نہ کروں گی۔ انھوں نے اپنے حقوق کو اُن کی جائز حدوں سے بڑھ کر استعمال کر لیا ہے اور خوش ہو گئیں۔ لیکن انھوں نے میرا جتنا بڑا نقصان کیا ہے اس کی تلافی اب کسی بات سے نہیں ہو سکتی۔ مجھے یقین ہے ارجمند! کہ تم میری جگہ ہوتیں تو اس بات کو خاموشی سے برداشت کر لیتیں اور شاید میں بھی یہی کرنے کی کوشش کرتی اگر انھوں نے میری وجہ سے مسعود کی توہین نہ کی ہوتی۔ میری حماقتوں کی بنا پر وہ کسی دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا کیا حق رکھتی تھیں۔ انھوں نے جو غلطی کی ہے اس کا احساس دلانا میرا فرض ہے اور یہ میری مرضی ہے کہ میں انھیں یعنی صولت آپا کو معاف کروں یا نہ کروں۔

سوال نمبر 9۔

(ا) جب اماں بیگم اور صولت آپا اپنے حقوق سے تجاوز کرتیں ہیں تو گیتی آرا اُن سے سے روٹھ کر گھر چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ آپ کے خیال میں جس مقصد کے لیے وہ گھر چھوڑتی ہے، کیا وہ اس میں کامیاب ہوتی ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کریں۔ [10]

(ب) مسعود سے خاندان والوں کی بدسلوکی اور اُس کی توہین کس حد تک جائز تھی؟ بحث کیجیے۔ [15]

سوال نمبر 10۔

ناول ’’دستک نہ دو‘‘ کے مثبت کرداروں میں جہانگیر مرزا کا کردار بہت اہم ہے جو ہزار کمزوریوں کے باوجود بھی اپنی وضع داری قائم کیے ہوئے تھے۔ تفصیلی بحث کیجیے۔ [25]

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

© UCLES 2010

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Section 1 © Dr Salim Akhtar; *O Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel Publications; 2007.
© Dr Salim Akhtar; *O Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Section 2 © Dr Salim Akhtar; *O Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel Publications; 2007.
© Nazir Ahmed; *Mirat ul Aroos*; Sang-e-Meel Publications; 1998.
© Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons Ltd.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/